صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 15 جنوری 2018ء بمطابق 27 ربیع الثانی 1439 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدرات پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

وَقَالُوٓا أَءِذَا ضَلَلْنَا فِى ٱلْأَرْضِ أَءِنَّا لَفِى خَلْقٍ جَدِيدٍۭ ۚ بَلْ هُم بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ كَـٰفِرُونَ o " قُلْ يَتَوَفَّىٰكُم مَّلَكُ ٱلْمَوْتِ ٱلَّذِى وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ o وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلْمُجْرِمُونَ نَاكِسُوا۟ رُءُوسِهِمْ عِندَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ أَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَٱرْجِعْنَا نَعْمَلْ صَـٰلِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ۔

(ترجمہ) اور کہنے لگے کہ جب ہم زمین میں ملیامیٹ ہو جائیں گے تو کیا از سر نو پیدا ہوں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے پروردگار کے سامنے جانے ہی کے قائل نہیں کہہ دو کہ موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر کیا گیا ہے تمہاری روحیں قبض کر لیتا ہے پھر تم اپنے پروردگار کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور تم (تعجب کرو) جب دیکھو کہ گنہگار اپنے پروردگار کے سامنے سر جھکائے ہوں گے (اور کہیں گے کہ) اے ہمارے پروردگار ہم نے دیکھ لیا اور سن لیا تو ہم کو (دنیا میں) واپس بھیج دے کہ نیک عمل کریں بے شک ہم یقین کرنے والے ہیں۔ وآخِرُ الدَّعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: یہ تین چار Bills ہیں، میں ایجنڈے میں تھوڑی امنڈمنٹ لاتا ہوں، اس کے بعد ان شاء اللہ آپ کو پورا موقع دوں گا، میں نے ان کے ساتھ ڈسکس کیا ہے تو میں شکیل صاحب سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ پلیز آپ وہ ٹیبل کر لیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: اچھا، یہ جتنے ہمارے ایم پی ایز صاحبان آج چھٹی پر ہیں، میں ان کی Leave کے لئے ریکویسٹ کروں گا: جناب مشتاق غنی صاحب 15 جنوری، ڈاکٹر حیدر علی صاحب، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، الحاج ابرار حسین صاحب، الحاج صالح محمد صاحب، طفیل انجم صاحب، سردار ظہور، اعظم خان درانی، حاجی انور حیات، جمشید مہمند، وجیہہ الزمان خان 15تا19 جنوری، گوہر نواز خان، میڈم دینہ ناز منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب بخت بیدار: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر، جی بخت بیدار صاحب، بخت بیدار۔

رسمی کارروائی

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، شکریه چې تاسو مونږ له په پوائنټ آف آرډر باندې یو خبرې له موقع را کړه. په دې صوبه کښې او خاصکر زما ضلع دیر لوئر کښې ټول کرش پلانټونه بند شوی دي، د هغې سره تعمیر و ترقی رکاؤ شوې ده، ورسره په زرګونه خلق بې روزګاره شوے دے، زه د دې صوبائی حکومت نه ستاسو په توسط دا خبره کول غواړم چې فوری طور د دا کرش پلانټونه کهلاؤ شی، که نه وی تعمیر و ترقی هم بند شوه او روزګار هم مطلب دا دے چې په زرګونو خلق بې روزګاره شول، مهربانی د اوکړی چې دا د کهلاؤ کړی.

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب، دا کیس دا چې کوم سپریم کورټ کښې څه فیصله شوې وه په دې باندې جی، جی جعفر شاه صاحب.

جناب جعفر شاہ: بخت بیدار خان خبره اوکړه جی مونږه ټول د دې تائید کوؤ-----

جناب سپیکر: زرګل خان! ته به Response کوې یا اشتیاق به Respond کوی جی.

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب، مونږه د دې تائید کوؤ ځکه چې دیکښې په زرګونو خلق نه چې په لکهونو خلق بې روزګاره شول، یو پروسیجر ورله اوګورئ چې کوم ځائې کښې Environment degradation کیږی نو ټهیک ده هغې کښې څه خبره نه ده، د هغې سره د کیږی خو دا ده چې مکمل طور دا بندول، د هغوی د روزګار هسې هم دا حل دے، د عربو هم دا حال شو، نو دا خلق به جناب! څه کوی؟ بله خبره جی سی پیک شروع دے، دا به هغلته کښې اوس روډونه او په هغې باندې چې کار کیږی خلق به پته نه لګی باجرئ له به پیښور ته راځی، ډیره لویه مسئله ده جی۔

جناب سپیکر: اشتیاق خان! پلیز منسٹر انوائرنمنٹ۔

سید محمد اشتیاق (وزیر برائے ماحولیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔جناب سپیکر، په دیکښې نن کیبنټ ایجنډا باندې هم دا زمونږه وو چې کومه کرش مشینری، کوم مائنز والا دی چې هغوی ته کوم مشکلات دی، په دیکښې 24 تاریخ باندې سپریم کورټ یو تاریخ دے، په هغې کښې چیف سیکرټری مونږ مخکښې هم غوښتے وو خو 24 تاریخ پکښې لاسټ تاریخ دے او په هغې کښې به دوئ خپل فائنل لائحه عمل جوړوی، په دیکښې د بلاسټنګ مسئله وه چې یره بلاسټنګ کوم ځائې کښې اوشی، کومه ایریا کښې اوشی، هغې کښې Limitation وو جی، هغې کښې پانچ سو میټر باندې، هزار میټر باندې، په دغې باندې خبرې اوشوې جی باقاعده چې کوم مائنز سره تعلق ساتی لکه څنګه ماربل والا دی جی نو هغوی د پاره چې کوم روډونو باندې دی، د هغوی د پاره د Dust د پاره چې کوم دے اوبه پکار دی، د هغوی د پاره چې کوم هغه Dust د پاره نور څه مسئلې دی، په هغې باندې نن ډسکشن اوشو نو ان شاء الله سی ایم هم Willing دے بلکه زمونږه خپل حکومت دا Willing دے چې دا مسئله حل شی۔

جناب سپیکر: جی جی، دا چونکه جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، مطلب دا دے زمونږ طرف ته خو مطلب دا دے چې دغه بلاسټنګ نه کیږی، هغه خو خوړونو کرش دے او د سیند کرش دے۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب، آپ بھی یہی بات کرنا چاہتے ہیں؟ اس میں میرے خیال میں چونکہ یہ Subjudice ہے لیکن اس میں اشتیاق خان آپ Kindly اس کو چیک کرلیں کہ جو ہمارے Consumers ہیں، جو اس کاروبار سے متعلق ہیں، ان کے ساتھ میٹنگ کریں اور ان کے Concerns کو Address کرنے کے لئے ایک Mechanism بنائیں۔

وزیر برائے ماحولیات: جو متاثرہ کاروباری لوگ ہیں، ان کو ہم نے ٹائم دیا ہے کہ آپ Apply کریں Within seven days تو آپ کو ان شاء اللہ Response ہوگا۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: آپ کی بحث تو لمبی ہے، میں صرف اس کو تیاری کرنے کا موقع دیتا ہوں۔

سردار محمد ادریس: گزشتہ دنوں تحصیل لورہ کے اندر وہاں کے جنگلات کو آگ لگی اور وہ آگ بجانے کے لئے محکمہ جنگلات کے اہلکاروں نے وہاں پر اپنی جانوں کی پرواکئے بغیر آگ بجانے کی بھرپور کوشش کی اور اسی دوران چار افراد کی وہاں پہ آگ میں جھلس کر ان کی ڈیتھ ہو گئی ہے جن میں ایک فارسٹر اور تین نگہبان تھے، اور میری یہ گزارش ہے، میں سمجھتا ہوں کہ فرائض کی ادائیگی کے اندر جام شہادت نوش کرنا یہ جس طرح سے پولیس اور دوسرے اداروں کو جنہوں نے جام شہادت نوش کیا ہے، ان کو شہداء پیکج دیا گیا، میں گزارش کروں گا، یہاں پہ منسٹر صاحب بیٹھے ہیں، ان چاروں شہداء کو نہ صرف Appreciate کیا جائے بلکہ ان کو شہداء پیکج بھی دیا جائے تاکہ ان کے پسماندگان کی اشک شوئی ہو سکے۔

جناب سپیکر: اشتیاق ارمڑ صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر برائے ماحولیات): بالکل پچھلے دنوں جو آگ لگی ہوئی تھی ایبٹ آباد کے قریب تو اس میں ہمارے کچھ فارسٹ گارڈ شہید ہو گئے اور دو بری طرح جھلس گئے تھے اس سے پہلے بھی ہمارے ٹمبر مافیا کے خلاف لڑتے ہوئے ہمارے کچھ شہداء تھے، ان شاء اللہ ان کے لئے ہم پیکج لا رہے ہیں اسی طریقے سے جس طرح سردار صاحب نے کہا سی ایم صاحب کے ساتھ یہ ڈسکشن پہ ہے، اس پہ سمری بھی ہم نے موو کی ہے، ان شاء اللہ اس کے اوپر بھرپور تعاون کریں گے ان کے ساتھ۔

جناب سپیکر: جی جی، آئٹم نمبر 8۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین: جناب سپیکر، میں ایک پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: میں بس یہ کرتا ہوں پھر آپ کو موقع دیتا ہوں اس کے بعد، جی شکیل صاحب آئٹم نمبر 8۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا جوڈیشل اکیڈمی مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Shakeel Ahmad (Advisor Population Welfare): Janab Speaker! On behalf of Minister for Law, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Judicial Academy (Amendment) Bill, 2018, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کے دیہی علاقوں کو پانی کی فراہمی مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Advisor Population Welfare: Item No. 9: On behalf of the Minister for Public Health, I wish to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Rural Areas Drinking Water Supply (Amendment) Bill, 2018, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا کی خواتین کو مقام کار پر ہراساں کرنے کے خلاف تحفظ، مجریہ 2018 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10: Minister for Law, Shakeel Khan! Item No. 10: Minister for Law, on behalf of honorable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at Workplaces (Amendment) Bill, 2018 in the House. Ji Shakeel Khan, please.

Advisor Population Welfare: Sir! 10 number?

Mr. Speaker: Ji, item No. 10.

Advisor Population Welfare: Janab Speaker! On behalf of Chief Minister, I do hereby to present the Khyber Pakhtunkhwa, Protection against Harassment of Women at the Workplaces (Amendment) Bill, 2018.

Mr. Speaker: It stands introduced. Ji, Madam Nighat!

رسمی کارروائی

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، دوسرے ایشو پہ آنے سے پہلے ایک اور ایشو ہے جو اس دن سینیٹ کی کمیٹی آئی تھی اور اس میں ہمارے صوبے کا ایک بہت بڑا، ایک ایسا، لیکن I am sorry کہ اس

میں نہ تو ہمارے چیف سیکرٹری کو انہوں نے مدعو کیا تھا وہ بھی نہیں آئے تھے، یہ اس صوبے کے سی پیک کے حوالے بات ہو رہی تھی، صوبے کی ترقی کے حوالے سے بات ہو رہی تھی اور فیڈریشن اور یونٹس کے بارے میں بات ہو رہی تھی، وہاں پر جعفر شاہ صاحب بھی موجود تھے اور دوسرے ہمارے سینیٹرز صاحبان بھی موجود تھے، ہماری جو تمباکو کی فصل ہے اس پہ ایک سو دس ارب روپیہ فیڈریشن والے ہم سے لیکر جاتے ہیں تو سر! اس پہ ابھی تک ہم لوگوں نے کوئی Unanimously قرارداد نہیں لائی ہے، جبکہ یہ ہمارے جو کے پی کے کی جو تمباکو کی فصل ہے اس کا ایک سو دس ارب روپیہ جو ہے یہ ہم سے لیکر جارہے ہیں، یہ پیسہ جو ہے یہ خیبر پختونخوا کو ملنا چاہیئے تاکہ اس سے آگے ترقی کی جو راہیں ہیں، وہ ہموا ہوں گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> میڈم! آپ اس طرح کریں کہ اس پہ ایک Proper کال اٹینشن لے کر آئیں یا کوئی چیز، تاکہ اس کو میں اس کمیٹی کے حوالے کروں، کونکہ میں سمجھتا ہوں کہ میں بھی اسی علاقے سے ہوں، اس پہ کوئی Proper کام کرلیں تو یہ سکندر خان! آپ لوگ اور جو بھی ہمارے اس علاقے میں Tobacco growers ہیں، میں اس پہ پوری قانون سازی بھی کرنا چاہتا ہوں، کیونکہ ٹوبیکو بورڈ کی Contribution بھی اتنی مؤثر نہیں ہے بلکہ Interesting بات یہ ہے کہ صوبائی حکومت نے ایک Nomination بھیجی اور وہاں سنٹر نے کسی اور کو کر دیا، تو اس پہ پوری قانون سازی ہونی چاہیئے، جی میڈم! آپ اپنی بات کریں۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> جناب سپیکر، بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے اور یہ کسی ایک حکومت کا کام نہیں ہے لیکن قصور کا جو واقعہ ہوا ننھی زینب کے ساتھ، ننھی پری کے ساتھ اور اس سے پہلے جو بارہ بچیوں کے ساتھ واقعات ہوئے جناب سپیکر صاحب! اس پہ تو یہ ساری اسمبلی جو ہے وہ مذمت بھی کرتی ہے اور اس پہ ہم لوگ یہ قرارداد بھی لائیں گے لیکن اس پہ میں کچھ چیدہ چیدہ باتیں کرنا چاہوں گی، ہماری جو معاشرتی تہذیب و تمدن اور ہماری جو روایات ہیں وہ روایات کہاں چلی گئیں، ہم کس دوراہے پہ جارہے ہیں؟ جناب سپیکر! اگر آپ کو یاد ہو تو دو ہزار پندرہ میں بھی یہیں پہ کھڑے ہو کے میں نے ان دو سو 80 بچوں کا کیس بھی لڑا تھا اور اس پہ اسمبلی نے باقاعدہ طور پہ ایک Unanimously قرارداد بھی پاس کی تھی کہ اس کی تحقیقات کرائی جائیں اور جناب سپیکر صاحب! وہ دو سو 80 معصوم بچے جو تھے وہ آج بھی بلیک میلنگ کا شکار ہیں کیونکہ قصور کی پولیس یا پنجاب کی پولیس یا پنجاب کے لوگ جو ہیں خواہ وہ ایم پی ایز ہوں، ایم این ایز ہوں، سینیٹرز ہوں، کوئی بھی وہاں پہ اس چیز کو نہیں روک پایا کیونکہ وہ جو بااثر بندہ تھا، وہ ان بچوں کو

Sexual abuse کرتا تھااور پھر اس کے بعد ان کی ویڈیوز بناکر فارن بھیجتا تھااور اس سے، اس کے بعد ان کے ماں باپ کو بھی بلیک میل کرتا تھا، پھر اس کے بعد یہ بچے جو ہیں وہ چوری چکاری اور پھر آخر کار دہشتگردی کی حد تک پہنچ جاتے تھے۔ جناب سپیکر! اگر یہ واقعہ وہیں پر رک جاتا، وہیں پہ ٹھہر جاتا اور وہاں کے لوگ جو ہیں، جو انتظامیہ ہے، جو ایم این ایز ہیں، جو ایم پی ایز ہیں جناب سپیکر صاحب! آج مجھے کہنے دیں کہ اس معاشرتی بگاڑ میں خاص طور پہ ہم سب، چاہے جس پارٹی سے بھی تعلق رکھتے ہوں ہم تمام پارلیمنٹیرین اس کے قصور وار ہیں کیونکہ اگر ایک آدمی کی Constituency میں ایسا واقعہ ہوتا ہے اور وہ اپنے ایس ایچ او کو اپنے ڈی ایس پی کو اور اپنے ان لوگوں کو جو وہاں پہ ان کے اگلے الیکشن کے لئے وہ ان کو تیار کر رہا ہوتا ہے، اگر اس کو وہ Protect نہ کریں تو یہ جرائم جو ہیں کافی حد تک ختم ہو جائیں گے۔ اس میں جناب سپیکر! بارہ بچیوں کے واقعات ابھی جو 2017 میں ہوئے، ایک بچی کائنات کے نام سے ابھی بھی جس کی عمر صرف پانچ سال ہے، جناب سپیکر صاحب! دل دہل جاتا ہے کہ جب اس پانچ سالہ بچی کو ہم ٹی وی پر دیکھتے ہیں جو ابھی تک کومہ میں ہے۔ جناب سپیکر! آج سات آٹھ دن ہو گئے ہیں، جوائنٹ انویسٹی گیشن یعنی ایم آئی، آئی ایس آئی اور ڈی پی او، تمام پولیس، پنجاب کے وزیر اعلیٰ، پنجاب کے لاء منسٹر، پنجاب کے تمام وہ لوگ لگے ہوئے ہیں، ابھی تک اشتہار شائع ہو چکا ہے لیکن آج بھی اس ننھی پری کا وہ درندہ صفت جو قاتل ہے وہ ابھی تک کیفر کردار تک نہیں پہنچا۔ جناب سپیکر! ہم صرف اس روش پر چل چکے ہیں اور میں نے جیسے پہلے کہا کہ ان تمام روشوں کے ہم ذمہ دار ہیں، ہم اس لئے ذمہ دار ہیں کہ ہم اپنے من پسند لوگوں کو بیوروکریسی کی سیٹوں پر صرف آنے والے الیکشنوں کے لئے ان کو بٹھا دیتے ہیں اور پھر ان سے پوچھ نہیں سکتے کہ تمہارے علاقے میں اگر یہ کام ہوا ہے تو یہ کیسے ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے؟ کیونکہ ایک ایس پی، ایک ڈی ایس پی اور ایک ایس ایچ او ان کو تمام پتہ ہوتا ہے کہ میرے علاقے میں کون کون سے لوگ جو ہیں وہ مجرم ہیں اور کون کونسے لوگ یہاں پر درندگی کی انتہا کرتے ہیں، جناب سپیکر! جب تک تمام پارلیمنٹرین نے اپنا رویہ نہ بدلا، ننھی زینب اسی طرح Sexual abuse ہوتی رہے گی اور اسی طرح یہ پردے پر آتا رہے گا اور پھر کچھ دن کے بعد کوئی اور نئی بات چلے گی اور یہ قصہ دب جائے گا۔ جناب سپیکر! اسی طرح جب ہم بیٹھتے ہیں تو میں نے یہ Calculate کیا ہے اور ٹی وی چینل سے کیا ہے کہ اس وقت پنجاب سب سے پہلے نمبر پہ ہے، جو Sexual harassment ان بچیوں کے ساتھ ہو رہی ہے اور پانچ سے سات سال کی بچیوں کے ساتھ ہو رہی ہے پنجاب نمبر ون ہے، اس میں قصور نمبر ون،

سر گودھا نمبر ٹو، اسی طرح گجرات نمبر تھری اور لاہور نمبر چار پہ ہیں۔ تو جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے ارباب اقتدار سے پوچھتی ہوں کہ جو شخص پہلے ایک جگہ پہ بیس ہزار کی رشوت لیتا ہوا پایا گیا اس کو اسی جگہ کا، قصور کا ڈی پی او کیوں بنایا گیا، میرا سوال ہے تمام پاکستان کے لوگوں سے کہ پوچھیں کہ اس کو وہاں پہ کیوں لگایا گیا، اور جناب سپیکر! بارہ بچیاں کیا وہ کسی کی بیٹیاں نہیں تھیں، کیا وہ کسی کی لخت جگر نہیں تھیں، کیا وہ کسی کی بہنیں نہیں تھیں؟ جن کے والدین کو ایک سینیئر کلرک جو ہے بار بار وہ تمام چیزیں کرتا ہے اور ابھی تک پکڑا نہیں گیا۔ جناب سپیکر! اس میں ہم قصور وار ہیں، اس میں گورنمنٹ قصور وار ہے، اس میں پولیس قصور وار ہے، اس میں والدین بھی قصور وار ہیں کہ وہ اپنی بچیوں کو، اور اس میں سب سے زیادہ Role اساتذہ کا بنتا ہے جناب سپیکر، کہ ان کو ترتیب دی جائے اور میں آپ کے توسط سے کم از کم یہ ضرور کہوں گی کہ یہاں پہ بھی خیبر پختونوا میں بھی، اسی طرح سندھ، اسی طرح بلوچستان، اور یہ میں آپ کو بتادوں کہ بلوچستان کی قدریں اتنی ہائی ہیں کہ وہ چوتھے نمبر پہ ہے جناب سپیکر! اور مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ کے پی کے دوسرے نمبر پہ ہے اور سندھ تیسرے نمبر پہ ہے اور بلوچستان چوتھے نمبر پہ ہے۔ جناب سپیکر! ہمیں وہ اقدار اپنانی ہوں گی، ہمیں یہاں پہ وہ تمام Bills لانے ہوں گے، ہم یہاں پہ جن کو کمیٹیوں کے حوالے ہم کر دیتے ہیں اور کمیٹیاں چپ چاپ بیٹھی رہتی ہیں کچھ نہیں کرتی ہیں، اس کے لئے ہم نے لیجسلیشن کرنی ہے، اس ہاؤس سے جانے سے پہلے اس کے لئے ہم نے ایسی لیجسلیشن کر کے جانا ہے تاکہ ڈیرہ اسماعیل خان والا واقعہ پیش نہ آئے، تاکہ مشال والا واقعہ پیش نہ آئے، تاکہ مردان والا واقعہ پیش نہ آئے، تاکہ نوشہرہ والا واقعہ پیش نہ آئے، تاکہ یہ ابھی جو سات سالہ بچی، اور جماعت دہم کی وہ بچی جس کو ہزارہ میں قتل کیا گیا ہے ایسا واقعہ دوبارہ پیش نہ آئے جناب سپیکر، ہمارے لئے یہ شرم کا مقام ہے، یہ جو آپ نے آج بل ٹیبل کیا ہے، اس بل کے پیچھے ہم پچھلے چار سالوں سے، کیونکہ یہ تین صوبوں میں Implement ہوا ہے لیکن ہمارے صوبے میں پچھلے پانچ چھ سالوں سے Implement نہیں تھا اور اس میں بار بار تنبیہ بھی آرہی تھی جناب سپیکر، اس پہ ہم چاہتے ہیں کہ ایک قرارداد لائیں اور اس کے ساتھ۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: شکریہ، اوکے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین</u>: اور اسی کے ساتھ جناب سپیکر، میں ٹرمپ کے حوالے سے بھی بات کرنا چاہوں گی کہ ٹرمپ نے جو پاکستان کو کہا ہے کہ پاکستان دوغلی چال چل رہا ہے جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ

ٹرمپ جیسا پاگل نفسیاتی مریض جو ہے یہ ہمیں حساب دے، ہمارے ایک سو سترہ ارب روپے اس جنگ پہ لگ چکے ہیں اور اس کے اوپر بھی یہاں پہ قرارداد آنی چاہیئے کہ وہ ہمیں جو 'ڈو مور' کا کہتا ہے تو ہم نے ستر ہزار جانیں دی ہیں اور جناب سپیکر! ایک سو سترہ ارب، اس میں کہتا ہے کہ میں نے تینتیس ارب دیئے ہیں، اس میں چودہ ارب دیئے ہیں، باقی کے وہ سب آپ کھا گئے ہیں، آئے ہمارے ساتھ بیٹھے، ایک ایک پائی کا حساب کرے تاکہ ہم اس پاگل کو چاہے اپنی قوم سے چندہ مانگیں، چاہے اپنے غریبوں سے چندہ مانگیں تاکہ ہم اس کے منہ پہ دے ماریں۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ریزولیوشن آپ نے۔

<u>محترمہ نگہت ارکزئی:</u> اور یہ ریزولیوشن بھی لیکر آپ ٹیبل کریں جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر:</u> یہ ریزولیوشن تو میرے خیال میں ٹیبل ہو چکی ہے، آپ سب لوگوں نے یہ ریزولیوشن پڑھی ہے؟ سیکرٹری صاحب، یہ ریزولیوشن ٹیبل ہو چکی ہے؟ آپ سب کے پاس Available ہو گی اس ریزولیوشن کو آپ پڑھ لیں اور اگر آپ، کون اس ریزولیوشن کو پیش کرے گا یہ جو آپ نے؟ آپ اپنی ریزولیوشن کو پہلے پڑھ لیں، میرے خیال میں ٹیبل ہو چکی ہے نا، جی۔

<u>محترمہ نگہت اورکزئی:</u> سب نے اس پر پالیسی دینی ہے تو میرے خیال میں جناب سپیکر، ان کو بھی اگر موقع مل گیا تو بڑی اچھی بات ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> اچھا، اس پہ، جی عظمیٰ!

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> شکریہ۔ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آج خواتین کا دن ہے ان شاء اللہ پورا بولیں گی، جی۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> جناب سپیکر، مجھے اس بات پہ افسوس ہوتا ہے کہ خواتین کو دن تب ملتا ہے جب خواتین کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا ہے، اگر ہر دن خواتین کا دن ہوتا تو کوئی ان کو بری نظر سے دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ماشاء اللہ میڈم نگہت اور میڈم انیسہ جتنا وقت لیتی ہیں تو آپ سب کا کور کرتی ہیں یہ سارا کچھ۔

<u>محترمہ عظمیٰ خان:</u> تھینک یو سوچ۔ سپیکر صاحب، آپ نے مجھے اس ایشو پر بولنے کا ٹائم دیا اور نگہت صاحبہ نے بڑی ڈیٹیل اس پہ ڈسکشن کی، لیکن میں اس ایک بات پر گلہ مند ہوں کہ جب اس ایوان میں کمیٹی بنی تھی، وہ بھی نگہت صاحبہ کی ایک موشن پر بنی تھی، Harassment پر، اور اس کی چیئر مشتاق غنی صاحب

کے پاس تھی اور ڈیڑھ سال ہو گیا ہے اس کی ایک میٹنگ مشتاق غنی صاحب نے نہیں بلائی تو جناب سپیکر! یہ بھی قابل تشویش امر ہے کہ ان چیزوں کو کیوں اہمیت نہیں دی جاتی؟

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: جی، میڈم عظمیٰ!

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب، اگر میں قصور کے واقعے کا ذکر کروں، مردان کے واقعے کا ذکر کروں، نوشہرہ میں بچی کے ساتھ ہونے والے واقعے کا ذکر کروں یا ڈی آئی خان میں خاتون کے ساتھ ہونے والے واقعے کا ذکر کروں تو اس میں کوئی ایک بندہ Responsible نہیں ہمارا پورا معاشرہ ہے۔ ایک طرف ہم بات کرتے ہیں کہ عورت کو مرد کے شانہ بشانہ کام کرنا ہے اور ترقی کی راہ پر ملک کو گامزن کرنا ہے اور جب وہ گھر سے باہر نکلتی ہے تو یہ سلوک کیا جاتا ہے جناب سپیکر؟ اگر حکومت اتنی Sincere ہے بچوں کو تحفظ دینے میں، تو مجھے اس بات کا جواب دیا جائے کہ صوبے میں موجود بارہ ڈسٹرکٹ میں چائلڈ پروٹیکشن یونٹس جو کام کر رہے تھے وہ صرف اس وجہ سے بند کر دیئے گئے کہ ان کے پاس فنڈ نہیں ہے۔ تو کیا یہ گورنمنٹ کی Priority ہے کہ وہ بی آر ٹی بنائے یا ان بچوں کو تحفظ دے؟ جناب سپیکر! اس گورنمنٹ کی تو Priority تھی کہ وہ پبلک پر انویسٹ کرے گی، وہ ڈیویلپمنٹ پر انویسٹ نہیں کرے گی، تو چائلڈ پروٹیکشن یونٹ کیوں بند کئے گئے؟ صرف فنڈ کا بہانہ بنا کر اس کو بند کیا گیا جناب سپیکر! ہم نے پچھلے سیشن میں بھی یہی ڈیمانڈ کی تھی کہ جو واقعات خواتین کے ساتھ ہو رہے ہیں اس پر اس اسمبلی کو آپ رپورٹ کریں، آپ کی رولنگ کے باوجود کسی پولیس آفیسر نے، آئی جی پی نے، نہ کسی Concerned ڈسٹرکٹ کے ڈی پی او نے کوئی رپورٹ ہمیں نہیں بھیجی اور یہی چیز اس کیس کے ساتھ بھی ہو گی جناب سپیکر! کہ ڈی پی او مردان ہمیں کوئی رپورٹ نہیں کرے گا، کیونکہ وہ ہمیں کوئی حیثیت ہی نہیں دیتا، ہماری ایسی حیثیت ہی نہیں ہے کہ ہم آج کل پولیس سے کچھ مانگیں، پولیس کو اٹانومس کر دیا گیا ہے جناب سپیکر! وہ تو ہمارا فون تک نہیں، Call receive نہیں کرتا تو رپورٹ اسمبلی کو دینا یہ تو بڑی بات ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ عظمیٰ خان: اس پر آپ ضرور ایکشن لیں کہ وہ رپورٹ کرے اسمبلی کو۔

جناب سپیکر: آمنہ، پلیز مختصر تاکہ دو منٹ میں پلیز، جی جی۔

محترمہ آمنہ سردار: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، قصور کی جو بچی زینت تھی وہ صرف قصور کی یا پنجاب کی بچی نہیں تھی وہ ہم سب کی بچی تھی،اس کے لئے ہر دل دکھی ہوااور ہر آنکھ اشک بار ہوئی لیکن اسی کی طرح ڈی آئی خان کی شریفاں بھی ہماری بچی تھی، مردان کی اسماء، نوشہرہ کی معصوم بچی، مانسہرہ کی بچی، دسویں جماعت کی بچی جس کے ساتھ زیادتی کر کے اسے قتل کیا گیاوہ بھی ہماری بچیاں ہیں۔ افسوس مجھے اس بات کا ہوتا ہے کہ ہم صرف ایک ہی بات کو، واقعے کو لیکراس کے اوپر سیاست کرتے ہیں ہمیں سیاست نہیں کرنی ہے جناب سپیکر! اس کے اوپر ہمیں پورے دل سے، پورے ہوش و حواس سے ہمیں اس پہ لیجسلیشن کرنے کی ضرورت ہے، قانون سازی کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک اور عجیب وغریب اور ایسا خوفناک واقعہ جو میں ابھی آپ کے سامنے بتانے جارہی ہوں، حویلیاں کے ایک باپ نے اپنے دوبیٹوں کے ساتھ جنسی زیادتی کی، اس سے بڑھ کر ہم کس طرف جارہے ہیں، ہم کس کس چیز کی مذمت کریں؟ ہمیں تو یہ افسوس ہوتا ہے کہ اب ہم شرم سے زمین میں گڑھ جائیں یا اس حدیث کے مفہوم کے مطابق کہ جب زمین کی پشت ہمارے لئے بہتر نہ رہے تو ہم زمین کے پیٹ میں چلے جائیں اب تو وہ وقت آگیا ہے کہ ہم واقعی زمین کے اندر دھنس جائیں۔ جناب سپیکر! یہ جس طرح عظمیٰ بی بی نے کہا کہ یہ ہم سارے، ہمارا پورا معاشرہ اس کا قصوروار ہے۔ دین سے دوری، قرآن کریم کی تعلیمات کا نہ ہونا، ان سے Aware نہ ہونا، والدین کی توجہ، اساتذہ کی لاپرواہی بر تنا یہ سارے وہ Factors ہیں جو ہمیں اس کنویں کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو، ان کے ہاتھوں میں ہم نے موبائل تھمادیئے ہیں، ان کے ہاتھوں میں ہم نے ٹیپ دے دیئے ہیں، یہ بھی ہماری ایک کوتاہی ہے جس کی وجہ سے وہ، بچوں کا تو اس میں کوئی قصور نہیں، لیکن ہمارے جو بڑے جو بالغ لوگ ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی میں کس طریقے سے اپنے دکھ کا اظہار کروں، مجھے سمجھ نہیں آتی میں کس طریقے سے احتجاج کروں؟ آج آپ نے کہا کہ خواتین کا دن ہے آپ کا بہت شکریہ۔ آپ نے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا لیکن پھر وہی بات ہے کہ ہم ایسے ہی ایشو پر بات کر کے دکھی ہوتے ہیں تو میری گزارش آپ سے یہ ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

محترمہ آمنہ سردار: کہ آپ کی طرف سے کوئی جو مردان کا واقعہ ہوا، جو نوشہرہ کا واقعہ ہوا، ڈی آئی خان کا واقعہ ہوا، حویلیاں کا واقعہ ہوا، مانسہرہ کا واقعہ ہوا یہ تو ہمارے Jurisdiction میں ہے، یہ تو خیبر

پختونخوا میں ہے تو اس میں کم از کم یہاں پہ اسمبلی کی طرف سے، آپ کی طرف سے ڈائریکٹیو آ جائیں اور آپ انسٹرکشن دیں ان کو۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ فوزیہ بی بی، فوزیہ بی بی۔

محترمہ بی بی فوزیہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ۔ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے اس اہم ایشو پر بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، واقعہ چاہے قصور کا ہو، چاہے نوشہرہ کا ہو، حوا کی بیٹی ہر جگہ پہ ظلم کا شکار ہے، انتہائی افسوس کا مقام ہے جب اس بچی کو پہلے اغواء کیا، بعد میں اس کے ساتھ ریپ ہوا پھر اس کو قتل کیا، لیکن اس سے بھی افسوس کی بات یہ ہے کہ ابھی تک اس بچی کے قاتلوں تک Access نہیں ہوا ہے، اگرچہ تمام جو پنجاب کی حکومت کوشش کر رہی ہے، ہم کبھی بھی ایسے ایشوز کو سیاسی رنگ دینا نہیں چاہتے ہیں، نہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس مسئلے کو سیاسی رنگ دیں لیکن جناب سپیکر! اسمبلی کے اندر بھی لوگ اس پہ ڈسکشن کرتے ہیں، اسمبلی سے باہر سول سوسائٹی بھی اس پہ ڈسکشن کرتی ہے، اب اس مسئلے کو ہم نے خود ہی ایڈریس کرنا ہے۔ میں اس موقعے پہ میڈیا کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گی کہ میرے خیال میں پہلی دفعہ اس طرح کے واقعے کو بہت زیادہ کوریج ملی، پورا دن تمام میڈیا، چینلز پہ اس ایشو پہ بات ہوئی ہے یہ بہت بڑی بات ہے کہ میڈیا نے اس کو پوری کوریج دی۔ میری تمام جتنی بھی میری Colleagues ہیں ان سے یہ گزارش ہو گی، خاص جماعت، جو مذہبی جماعت کے نمائندے ہیں کہ ہم سب نے اس کے لئے لیجسلیشن کرنی ہے، کیونکہ لیجسلیشن شرعی قوانین کو اگر ہم نافذ کریں گے، مذہب نے ہمیں سب سے آسان راستہ بتایا ہے کہ اس طرح کا کوئی بھی ایشو آتا ہے تو ہم شرعی قوانین کو نافذ کریں تو ہم سب نے مل کے چاہے وہ سیاسی جماعتیں ہیں، چاہے وہ مذہبی جماعتیں ہیں، سب نے مل کر اس کے لئے لیجسلیشن کرنی ہے تاکہ اس طرح کے مستقبل میں واقعات نہ ہوں۔ شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نرگس، میڈم نرگس، بس دو دو منٹ سب کو دیتا ہوں، پھر کیونکہ میں نے بھی ایک دو باتیں کرنی ہیں، میں کہتا ہوں کہ یہ صرف آپ کا ایشو نہیں ہے، اس میں ہمارے جو سینیئرز دو تین لوگ ہیں بات بھی کر لیں گے اس کے اوپر، اس کے بعد ریزولیوشن پاس کر لیں گے، بس Enough، اوکے میڈم! ایک دو منٹ میں بات کر لیں جی۔ پلیز.

محترمہ نرگس: تھینک یو۔ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میں، جی جی۔

محترمہ نرگس: تھینک یو۔ سر، آپ نے ہم خواتین کو آج کا دن دیا ہے بہت شکریہ آپ کا، میں ایک بات کہنا چاہ رہی ہوں کہ یہاں پر بار بار لیجبلیشن کی بات ہو رہی ہے، لیجبلیشن کی بات ہو رہی ہے تو دو ہزار سال پہلے جو ہمارے اسلام نے قوانین بنائے تھے وہ کدھر گئے ہیں کہ آج یہ قوانین کی بار بار بات ہوتی ہے کہ قانون سازی ہونی چاہیئے؟ قانون سازی ہونی چاہیئے، یہ قانون سازیاں تو ستر پچہتر سال سے چل رہی ہیں، مجھے Implementation دکھا دیں اس پر؟ آج اگر Implementation ہوتی، سر عام ان لوگوں کو پھانسیاں دی جاتیں، ان کو سنگسار کیا جاتا تو آج ہمارے بچوں کے ساتھ اس طرح کے واقعات نہ ہوتے، کہ عنبرین کا قصہ ہوا ایبٹ آباد میں، مانسہرہ میں ایک قاری صاحب نے بچی کے ساتھ اس طرح کیا، مردان میں ہوا، کہاں کہاں پہ میں نام لوں، پورے پاکستان کے بچے بچیاں ہمارے اپنے بچے بچیاں ہیں مگر ہم کیوں ان پر Implementation نہیں کرتے؟ آج ہم بیٹھ کر اس پر لیجبلیشن کریں گے کہ اس پر لیجبلیشن ہونی چاہیئے، میری ریکویسٹ ہے لیجبلیشن کو چھوڑ کر ہم ساروں کو ہم آواز ہونا چاہیئے، میڈیا کا سب سے زیادہ رول اس میں آتا ہے کہ اس نے جس طرح اس واقعے کو Highlight کیا، میں Appreciate کرتی ہوں ان کو کہ اگر آج وہ نہ ہوتے تو یہ واقعہ کسی کے ذہن میں بھی نہ آتا کہ یہاں پر کسی زینب کے ساتھ اس طرح کا قصہ ہوا ہے یا کسی اور بچے کے ساتھ، ہم اسی طرح کرتے رہیں گے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم معراج ہمایون، میڈم، اس کے بعد آپ کر لیں گی، پھر اس کے بعد ریزولیوشن پاس کر لیں گے، جی میڈم معراج ہمایون۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی۔ سپیکر صاحب، ډیره مهربانی ستاسو مونږ له د نن ورځ راکړه، مونږ ته پته نه وه مونږه لږ زیات تیاری به کړے وو، مونږ خپل ریزولیوشنز، خپل بلز به په دیکښې راوستی وو، هغه په ایجنډا کښې راغلو نو ډیره ښه خبره وه۔ دا د زینب دې کیس کښې جی د هغې د فکر خبره دا ده چې زینب پینځه ورځې اغواء وه او پنجاب حکومت ته پته ورته لګیدلې وه، معلومات ورته شوی وو، د هغې هغه رشته داران پولیس ته ئے رپورټ کړے وو او پینځه ورځې هغه هډو چا پیشرفت نه وو کړې، د پنجاب پولیس نه به درله ځکه ګیله درځی چې تاسو چرته به وئ، تاسو باندې هډو څه اثر اونکړی چې یو ماشومه جینئی د پینځوؤ ورځو نه غائبه ده، پخپل کور نه هغې پسې خلق ګرځی، هغه تاسو

نه وئ که هغوی په وخت باندې ایکشن اخستې وے نو دا ماشومه به بچ شوې وه، سوشل میډیا په دې شکریه ادا کوی چې هغوی هغه تصویرونه ئے ورکړل او خلقو ته پته اولګیده۔ بیګاه چې کومه شوې ده، زما Concern دا دے، هغه خو د پنجاب خبره ده، هغې ماشومې، په هغې زما زړه هم سم دړدیږی او د هغې د پاره مونږه ډیر ژړلی دی او ډیرې دعاګانې کړی دی، د موره پلاره ته چې خدائے صبر ورکړی، فیملی له چې چا کور کښې دا شان اوشی خو دا بیګاه چې زمونږه دې ماشومې سره کوم اوشوله مردان کښې، هغه نن راغلې هم ده، په میډیا راغلې هم ده، صرف سوشل میډیا کښې او زه د ډی ایس پی او ایس پی مردان سره د خبره کولو کوشش کړے هم دے خو څه Response نه دے ملاؤ شوې۔ د دې نه علاوه د زنانوؤ په باره کښې هم رپورټ نه دے راغلے، مونږ ډیپارټمنټ نه تپوس اوکړو چې رپورټ ولې نه دے راغلے ؟ او اوس خو ماشومانو خبره هم راغله۔ مونږه د ښځو خبره اوکړله، اوس د ماشومانو خبره هم راغله، مونږ هغه د زنانوؤ والا رپورټ چې چرته د Violence cases دی، هغه د مونږ ته نن پیش کړے شی خو په هغې باندې خو هحیڅ څه ایکشن وانخستو، نه ئی رپورټ شته، نه څوک وائی، دا هوم ډیپارټمنټ څه کوی او ماشومان چې دې ورځ په ورځ دا کیسز سیوا کیږی، د میډیا دغه مونږه شکریه ادا کوؤ چې دا مخکښې به هم کیسز کیدل خو اوس هغه مخامخ شول، مخکښېInvisible وو، ماشومانو هم Invisible وو او د ښځو هم Invisible وو۔ نو شکر دے چې هغه مخامخ راشی او مونږه به اسمبلئ کښې په هغې باندې ډیبیټ اوکړو او په دې باندې Recommendation او Implementation په دې سخت کول غواړی او سکولز کښې او کالجز کښې او یونیورسټیز کښې په باندې Awareness او کمیونټی کښې هغه کول غواړی۔ حکومت له هم پکار ده چې-----

جناب سپیکر: شکریہ۔ میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: شکریہ۔ جناب سپیکر، میں سمجھتی ہوں کہ ایک بہت اہم ریزولیوشن ہے جو آج پیش ہوئی، اس واقعے پہ جتنی بھی جس کی مذمت کی جائے وہ کم ہے، ایک گھناؤنا جرم جس نے ادا کیا اس کو میں سمجھتی ہوں کہ ایک قرار واقعی سزا ملنی چاہیئے۔ پورے پاکستان میں جس طریقے سے اس کی مذمت کی گئی اور اس پر جتنے دل دکھی ہوئے یہ ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی مثال نہیں ہے اور اس کی کوئی نظیر نہیں

ہے، اتنا تیزی سے اور پھر اس کے لئے میڈیا اور سوشل میڈیا اور پھر جتنے بھی ادارے ہیں انسانی حقوق کے، ان سب کا اس میں رول ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس پہ یہاں سے اسمبلی سے ریزولیوشن پاس ہونا، یہ اس کی اہمیت اس لحاظ سے بھی ہے کہ یہ ایک واقعہ تو ہے، زینب تو میں سمجھتی ہوں کہ ایک Symbol ہے۔ اصل بات جس طرح میری بہنوں نے اور دیگر جو اس وقت جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اراکین نے کہ یہ چیزیں تو پہلے بھی ہوتی رہیں، اسی قصور میں، پنجاب کی مختلف جگہوں پہ اور پھر خیبر پختونخوا میں بھی اور صرف بچیاں نہیں، افسوس یہ ہے کہ یہ جو مذموم ترین حرکت، غیر انسانی، غیر اخلاقی، غیر فطرتی اس طرح کے واقعات جو ہیں اس سے پہلے بھی ہوتے رہے اور یہی معاشرہ ہم سمجھتے ہیں کہ اس پہ پتہ نہیں کیوں آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھا رہا، کیوں قانون کی گرفت میں یہ لوگ نہیں آسکے، کیوں ان کو قرار واقعی سزائیں نہیں مل سکیں؟ اس میں ہمیں دیکھنا ہوگا کہ یہ پورے معاشرے کا تنزل ہے، یہ ہم لوگ، ہماری پوری سوسائٹی کے گرنے کی علامت ہے، اور پھر سب سے بڑھ کر اب اس بات کی ضرورت ہے جناب سپیکر! کہ یہ واقعات جہاں پہ بھی ہوں، مردان میں ہوں، مانسہرہ میں ہوں، کراچی میں ہوں، سندھ کے کسی ایریا میں ہوں یا پنجاب میں ہوں، یہ کیسز اب آرہے ہیں، میڈیا کی یہی طاقت ہے اور پھر سوشل میڈیا کی بھی کہ یہ چیزیں اب آرہی ہیں، اب چھپ نہیں رہیں۔ اکثر تو خاندان اپنی بدنامی سے بچنے کے لئے ان کو چھپا دیتے ہیں، یہ ایک طرف تو ایک فوجداری جرم ہے، اس کی سزائیں موجود ہیں، اس پہ قانون موجود ہیں، ان پر عمل درآمد کی ضرورت ہے اور اس کے لئے ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے جتنے بھی ادارے ہیں ان کو اپنا اپنا رول ادا کرنا ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے جناب سپیکر! کہ اس کیس کو شکر ہے کہ اس کی Awareness پوری دنیا تک آگئی ہے، اس کی ڈیٹیل میں سی این این پہ، بی بی سی پہ اور دوسرے بین الاقوامی جو نشریاتی ادارے ہیں ان کو میں سن رہی تھی تو یہ ایک لحاظ سے پورے ملک اور معاشرے کی بدنامی کا باعث بھی بن رہا ہے لیکن ساتھ ہی ایک سوالیہ نشان ہے ہم پہ، کہ کیا وجہ ہے کہ آج تک وہ ملزم نہیں پکڑے گئے، کیا وجہ ہے کہ اس چیز کو پہلے سیریس نہیں لیا گیا جب وہ فوراً پہلی رپورٹ گئی؟ کیا وجہ ہے کہ اتنے کیمرے ہونے کے باوجود وہ بچی جو ہے، ہنستی کھیلتی اور بالکل خوشی خوشی ایک بندے کے ساتھ جا رہی ہے اور نظر آرہی ہے سامنے، اور ساتھ ہی کچھ یہ بیانات بھی آرہے ہیں کہ وہ ان کے اپنے نہیں ہیں، ان کے جاننے والے نہیں ہیں تو یہ تمام چیزیں، ضرورت اس بات کی ہے کہ اس وقت ہمیں بطور معاشرہ اس کے تمام پہلو کا جائزہ لینا ہوگا We need to study all aspects of this case، اور دیکھنا ہے

کہ کہاں کہاں پہ کمی ہے، یہ جذبات کی بات نہیں ہے، اس بندے کو تو ایک قرار واقعی سزا مل جائے گی لیکن ملکی قوانین کے مطابق ملے گی، لیکن اس کو سزا ملنی چاہیئے، اور یہ سخت سزائیں موجود ہیں آپ کے قوانین میں، لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ جہاں جہاں پہ کوئی کمی ہے اس کو اب سمجھنے کی ضرورت ہے اس فورم کو بھی، اور اگر فرانزک کی کمی ہے، اگر فرسٹ انفارمیشن رپورٹ میں کمی ہے، اگر پولیس کے دل میں یہ بات ہے کہ وہ اس کو Light لیتے ہیں یا اس کو ویسا نہیں سمجھتے تو ان تمام چیزوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے، اور ہم سمجھتے ہیں کہ وقت آ گیا ہے اور اس پہ آج اس اسمبلی کے فلور سے اس کی Recommendation بھی جانی چاہیئے۔ باقی ہم بالکل اس کے ساتھ مکمل اتفاق کرتے ہیں، پوری پارٹی کی طرف سے اور ہم چاہتے ہیں کہ اس کو Unanimously پاس ہونا چاہیئے اس قرار داد کو تاکہ اس کا اثر ہو۔ بہت شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: مختصر جی، چونکہ ایجنڈا اہم پھر، آپ پلیز دو منٹ میں اعزاز الملک صاحب۔

<u>جناب اعزاز الملک</u>: کوم ملک کښې چې آئین محض د کاغذ پرزه وی او یو مقدس دستاویز وی او فرسوده نظام تعلیم وی، د ذرائع ابلاغو آزادانه استعمال وی، د نیټ بے دریغه استعمال وی او د فلمونو بغیر روک ټوک نه دا سلسله جاری وی د هغې ملک به هم دغه نتیجه راخیژی۔ دا خو دا یو واقعه وه چې کومه مخې ته راغله او په هغې باندې په ټول ملک احتجاج اوشو۔ آئین کښې دا هر شے موجود دے او سزاګانې هم موجود دی خاصکر چې کوم اسلامی دفعات دی او دا قسم واقعات په دې وطن کښې په زرګونو باندې کیږی جناب سپیکر صاحب! خو پینځه کسانو ته سزاګانې پکار دی د شریعت مطابق، د ځلورو وانړو صوبو په دارالخلافو کښې سر عام په جیل کښې دننه او یو په اسلام آباد کښې اته لس کروړه عوامو ته به تحفظ ملاؤ شی او د زینب بی بی په شان ماشومانو بچیانو ته به بیا دومره ظلم د هغوی سره څوک نه کوی۔ شکریه۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

<u>جناب سپیکر</u>: جی میڈم نگہت، رولز کی Suspension کے لئے پہلے وہ، جی میڈم نگہت!

<u>Ms. Nighat Yasmeen Orakzai</u>: I beg to move that the rule 124 of the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa, Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, may be suspended under rule 240 and I may be allowed to move resolution in the House.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Members, to move their resolution? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Please Madam.

قرار دادیں

محترمہ نگہت اورکزئی: تھینک یو۔ سپیکر صاحب، اس پر سائن ہیں سکندر خان شیر پاؤ، انیسہ بی بی کے ہیں، معراج ہمایون صاحبہ کے ہیں، نسیم حیات بی بی کے ہیں، اس میں راشدہ رفعت کے ہیں، یاسمین پیر محمد کے ہیں اور اس پہ انیسہ بی بی کے سائن ہیں، عظمیٰ خان کے بھی سائن لیکن انہوں نے ہمارے ساتھ اتفاق کیا کیونکہ جب بات کی ہوئی ہے تو اس وقت یہ سیٹ پہ نہیں تھیں-----

ایک رکن: جی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: آپ کے ہیں نا، آپ کا میں نے پہلے نام لیا ہے، آپ تین تین دفعہ بات نہ کروائیں نا جی، جناب سپیکر صاحب! پاکستان میں دہشتگردی سے ابھی جان بھی نہیں چھوٹی تھی کہ صوبہ پنجاب میں بچوں کے ساتھ زیادتیوں نے عوام کو ذہنی پریشانی اور تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ حالیہ واقعہ ضلع قصور میں ایک سات سالہ بچی جس کو 7 جنوری 2018 کو اغواء کیا گیا اور پھر اس کے ساتھ جو انسانیت سوز سلوک کیا گیا اور اس بچی کے ساتھ جس طریقے سے دو دن جسمانی زیادتی کرنے کے بعد 9 جنوری 2018 کو قتل کر کے لاش کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دی گئی، اس پر انسانیت کا کیا شیطان کا سر بھی شرم سے جھک گیا ہو گا۔ اس حوس پرست کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے لیکن ضلع قصور میں بارہ واقعات اس قسم کے رونما ہو چکے ہیں۔ پنجاب حکومت ان سنگدلوں کو گرفتار کرنے اور ان کو قرار واقعی سزا دینے میں ناکام ہو چکی ہے اور ہمارے معاشرے میں اس طرح کے واقعات سے ہماری ساکھ بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور حیوانیت کا ہمارے پاس نہ کوئی علاج ہے اور نہ ہم ان کے والدین کے سروں پر ہاتھ رکھنے کی سکت رکھتے ہیں کیونکہ ان پر پہاڑ جیسا غم ڈھایا گیا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے مطالبہ کرے کہ ان حیوانیت سوز واقعات میں ملوث اور مرتکب افراد کو گرفتار کر کے سر عام پھانسی دی جائے تاکہ آئندہ اس طرح کے واقعات کی روک تھام کی جا سکے اور ماؤں کی گود اجڑنے اور بچوں کو مصیبتیں جھیلنے سے، عصمتیں لوٹنے سے بچ جائیں۔

Mr. Speaker: Is it the desired of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is passed unanimously.

فخر اعظم صاحب ایک ریزولیوشن پاس کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے یہ سارے پارلیمانی لیڈر کے ساتھ ڈسکس کیا ہے، یہ Eighteenth Amendment کے متعلق آپ نے کسی کے ساتھ ڈسکس کیا ہے، آپ نے کس کے ساتھ ڈسکس کیا ہے؟

جناب فخر اعظم وزیر: جعفر شاہ صاحب کے ساتھ بھی کیا ہے، اور اس کے ساتھ ہی ہمیں نیشنل پارٹی کا تعاون بھی حاصل ہے اور 'ن' کے ساتھ بھی کیا ہوا ہے، مسلم لیگ کے ساتھ بھی میں نے مشاورت کی ہے۔

جناب سپیکر: اچھا، یہ ریزولیوشن ان کو دکھائیں۔

جناب فخر اعظم وزیر: مسلم لیگ (ن) کے ساتھ بھی میں نے مشاورت کی ہے، اور اٹھارہویں ترمیم پر عمل درآمد ہونا چاہیئے۔

جناب سپیکر: میں ایک ریزولیوشن، اچھا تھوڑا آپ پڑھ لیں تاکہ پانچ منٹ میں یہ پڑھ لیں، میں اس دوران شکیل صاحب کو موقع دیتا ہوں کہ یہ پڑھ لیں اور اگر کوئی تھوڑا بہت اس میں چینج کرنا چاہیں تو، شکیل صاحب آئٹم نمبر، ایک ریزولیوشن ہے سی پیک کی، آئٹم نمبر 12۔

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): اس میں دو ہیں 11 بھی ہے اور 12 بھی ہے سر۔

جناب سپیکر: جی جی 11 اور 12 دونوں لیں۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2017 کا واپس لیا جانا

Mr Shakeel Ahmad (Advisor Papulation Welfare): Janab Speaker! On behalf of Senior Minister for Local Government, I do hereby withdraw the local Government (Amendment) Bill, 2017.

جناب سپیکر: چلو چلو گیارہ میں گئے، اچھا چلو۔ The motion before the House is that the leave may be granted to withdraw the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017? Those who are in

favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill stands withdrawn.

CPEC کے حوالے سے قرارداد

مشیر برائے بہبود آبادی: جناب سپیکر، دا ریزولیوشن دے د سی پیک پہ حوالہ،

Article-147 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan provides that:-

“Notwithstanding anything contained in the Constitution, the Government of a Province may, with the consent of the Federal Government, entrust, either conditionally or unconditionally, to the Federal Government, or to its officers, functions in relation to any matter to which the executive authority of the province extends:

Provided that the Provincial Government shall get the functions so entrusted ratified by the Provincial Assembly within sixty days”;

WHEREAS, China Pakistan Economic Corridor (CPEC), a landmark project has been undertaken by the Federal Government in all the federating units;

WHEREAS, provision of security to the incoming Chinese Investors and Workers for Government sponsored CPEC projects being National undertaking, requires through synchronized, coordinated and in a synergic manner;

WHEREAS, in order to fulfill this National understanding, the Government of Pakistan has raised Special Security Division (SSD) as an integral component of Pakistan Army for ensuring security of Chinese employed on Government sponsored CPEC projects;

AND WHEREAS, the Government of Khyber Pakhtunkhwa has already conveyed concurrence of the Provincial Government to the Federal Government for deployment of Army/SSD troops and leading the existing security apartus under Artic-147 & 245 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, accompanied with Section 4 & 5 Anti Terrorism Act, 1997 for the protection of Chinese associated with Government sponsored CPEC projects;

NOW, therefore, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa in the National interest as well as of Khyber Pakhtunkhwa ratifies deployment of Army/SSD troops and Civil Armed Forces for the protection of Chinese citizens working on Government sponsored projects of CPEC in the Province, as per the agreed TORs. Thank you Sir.

جناب سپیکر: جی Basically یہ Chinees Investors کی پروٹیکشن کے لئے ہے، میں اسے پیش کرتا ہوں۔ The motion before the is House that the resolution, moved by the honorable Member on behalf of honorable Chief Minister, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

جی فخراعظم صاحب! پہلے رول کی Suspension کے لئے وہ کرلیں اس کے بعد جی۔

جناب فخراعظم خان وزیر: سر، رول 240 کے تحت 124 کو معطل کیا جائے۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Member, to move their resolution? Those who in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please.

قرارداد

جناب فخراعظم خان وزیر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ ہرگاہ کہ اٹھارہویں ترمیم۔۔۔۔۔

ایک رکن: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: اچھا میڈم، اس کے بعد آپ کی بھی ایک ریزولیوشن ہے وہ بھی آپ تھوڑا اس کے ساتھ وہ کر لیں جی۔

جناب فخراعظم خان وزیر: ہرگاہ کہ اٹھارہویں ترمیم کے تحت صوبے کو صوبائی خود مختیاری ملی تھی اور 17 وفاقی وزارتوں کے اختیارات صوبے کو منتقل کئے جانے تھے تاہم اب تک ترمیم کے پانچ فیصد حصے پر

بھی عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ وفاقی حکومت نے 15 نئی وزراتیں قائم کیں ہیں جس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ وفاقی حکومت صوبے کو اختیارات کی منتقلی میں مخلص نہیں ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اٹھارہویں ترمیم پر من و عن عمل درآمد کرے اور صوبے کو اٹھارہویں ترمیم میں جو اختیارات دیئے گئے ہیں وہ جلد از جلد منتقل کرے تاکہ جمہوریت کا تسلسل برقرار رکھا جائے اور صوبے کو صوبائی خود مختاری ملے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Madam Mehr Taj Roghani, Dr. Mehr Taj Roghani.

آپ پہلے Explain کریں اس کے بعد آپ ریزولیوشن پڑھیں۔

Ms. Mehar Taj Roghani (Deputy Speaker): Thank you. Mr. Speaker! Please relax the rule 124 under rule 240 and allow me to-----

Mr. Speaker: Already relaxed, already relaxed.

Ms. Mehar Taj Roghani (Deputy Speaker): Okay, thank you.

جناب سپیکر: پہلے آپ یہ پڑھ لیں کہ آپ کس چیز کی ریزولیوشن پاس کرنا چاہتی ہیں تاکہ ہاؤس کو پتہ چلے۔

Ms: Mehar Taj Roghani (Deputy Speaker): This Assembly calls upon the Federal Government to take immediate steps by making necessary arrangements at Bacha Khan International Airport equal to the status of other International Airports. The travellers should be given hazards free passage - going inside or coming out - arriving by national and international flights.

The Assembly does also agree upon smooth and trouble-free pathways with more than one row for entry or outgoing passengers as in the instant case at the Airport, passengers are facing a lethargic and lackluster approach of the Airport Management that gives a bizarre look when the passengers walk their way out like people pushing and rushing from the sight of a building on fire saving their lives.

This Assembly is also of the opinion that Peshawar, being one of the congested and busiest International Airport, does also stand a candidate to be the populous most Airport after CPEC

routes and Central Asian countries interconnectivity take place shall be given facilities at par with international standards to all its travellers while it is being revamped and extended. Otherwise, once the work is completed, nothing much can be done for improving the status of the Airport that will not only serve the cause of the people of Pakhtunkhwa but also give a better image to the international travellers landing in Peshawar and Pakistan.

Why I am saying this Mr. Speaker,

مسٹر سپیکر، اس پر سائن بہت لوگوں نے کئے ہیں، مجھے چانس ملا ہے دبئی ایئرپورٹ سے آنے کا
And for the first time in this tenure in four and a half year and

And this the management آپ کے ساتھ انسانوں کا سلوک ہوتا ہی نہیں ہے،honestly failure ہے چلیں کام تو ہوتا ہے، آپ ایک اتنا ساImagineکریں کہ یہ سب لوگوں کو ہم اس دروازے سے نکالیں۔

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> آرڈر پلیز، آرڈر۔

<u>محترمہ مہر تاج روغانی (ڈپٹی سپیکر):</u> Management failureہے، اس کے لئے دو تین وہ ہونے چاہئیں، آپ تو لکی ہیں مسٹر سپیکر، کہ آپ اسلام آباد سے جاتے ہیں، میں اس ائرپورٹ سے آئی ہوں اور میں نے اس کو ٹائم نہیں دیا تھا فخر اعظم کو، میں اس کو 'سیلوٹ' پیش کرتی ہوں یہ جب لا رہے تھے تو میں چیئر کر رہی تھی اور میں نے ان کو چانس نہیں دیا تھا، اب جب میرے سامنے خود یہ واقعہ پیش آیا Like a been through the airportتوI really appreciate himکہ اس نے بہت اچھا وہ کیا تھا، I want this resolution to be passéd۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی بالکل یہ بہت اہم ریزولیوشن ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ پورے ہاؤس کے سامنے، کیونکہ ہمارا باچا خان انٹرنیشل ائرپورٹ ہے، اس کا وہ سٹینڈرڈ نہیں ہے جو کہ ہونا چاہیئے۔

Is it the desire of the House that the resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker:</u> The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Item No. 7, 'Call Attentions': Najma Shaheen Madam----

جناب فخر اعظم وزیر: سر، 'کوئسچنز آور' ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کوئسچن کل لیں گے ان شاء اللہ۔ اس کو آپ نیکسٹ' پہ ڈال لیں کوئسچن کو۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، میں وزیر برائے محکمہ توانائی اور برقیات۔۔۔۔۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب سپیکر: نصر اللہ صاحب! یہ آج کے کوئسچن آپ دوسرے دن تک وہ کر لیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں اور وہ یہ کہ خیبر پختونخوا او جی ڈی سی ایل کی کارکردگی صوبے میں نہ ہونے کے برابر ہے حالانکہ اس ادارے پر قومی خزانے سے بے انتہا خرچہ ہو رہا ہے، اس کے مقابلے میں چار سال میں اس ادارے نے آئل اینڈ گیس سیکٹر میں کیا کارکردگی دکھائی ہے اور صوبے کے وسائل استعمال کرنے کے باوجود ابھی تک ایک کنواں بھی کہیں نہیں کھودا گیا اور یہ ادارہ دیگر کمپنیوں کی کارکردگی کو بھی اپنی کارکردگی ظاہر کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: Shakeel Khan! You will respond this، بس وہ کمیٹی میں بھیج دیں گے، آپ Yes کہیں گے، ہم کمیٹی میں بھیج دیں گے، یہ آپ پڑھ لیں، کال اٹینشن، جی مفتی جانان صاحب آپ تھوڑا پڑھ لیں اس کو۔

سید مفتی جانان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زه د ستاسو مشکور یم۔ دا زمونږ خوره کئی نجمه شاهین بی بی چې کوم کال اټنشنن نوټس راوړے دے۔ جناب سپیکر صاحب! دغې اسمبلئی په دغه ځائې باندې به ما بار بار دا خبرې کړی دی چې مخکښې خو به مونږ دا وئیل چې دا وفاق سره ورسره دی او هلته دی، زمونږ حکومت نه دے او هلته زمونږه خبره نه چلیږی خو چې کله دا صوبائی محکمه جوړه شوله، بیا کم از کم د دغې صوبې آمدن خوری، د دغې صوبې تنخواه اخلی او د دغې صوبې مراعات خوری نو بیا پکار دا ده چې د مخکښې په نسبت دغې صوبې ته اوس ډیره تبدیلی راغلې وې او ډیر کار دغه خلقو کړے وے خو جناب سپیکر صاحب، د دغې صوبې د هغه اضلاع چې کوم کښې ګیس شته او د کومو نه ګیس او د تیلو رائلټی دغې صوبې ته په اربونو کهربونوں روپئی باندې ملاویږی۔ د دغې صوبائی اسمبلئی هغه ممبران د دغو مراعاتو نه محروم دی جناب سپیکر صاحب! زه به ستاسو

مخکښې دا وضاحت کوم چې دغې صوبائی اسمبلئی کښې جناب سپیکر صاحب، د ما سن 2013 او د 2014 یو کیس وو۔ دا ټولې اسمبلئی ته معلومه ده بیا جناب سپیکر صاحب! هغه نه بعد سټینډنګ کمیټئ ته لاړو او بیا تاسو ته معلوم ده۔ بیا زه پشاور هائی کورټ ته سن 2015ء کښې لاړلم یو کال ما کیس اوچلولو، بیا هغه خبره تاسو ته معلومه ده زما باره کښې فیصله اوشوه۔ بیا هغه نه بعد د تیر کال د مئی 14 تاریخ باندې دوباره بیا ما توهین عدالت فیصله ما باره کښې ئے اوکړله چې دا د مفتی صاحب حق دے، دا د ورته ورکړی۔ جناب سپیکر صاحب! په دا ټولې صوبې کښې تاسو د دې مقتدرې کرسئی نه اونیسه د دغه منسټرانو پورې، دا سې دفتر او دا سې کرسئی نه ده پاتې چې ما خپل فریاد هلته نه وی وړلې۔ جناب سپیکر صاحب! زه نن اعلان کوم د ستاسو مخکښې چې که زما د حلقې فنډ چې ما ټینډرې کړی دی که سبا پورې جاری شو، جاری شو ګنې زه به دغه ځائې کښې ناست یم چې څو پورې ما ته ریلیز نه وی راغلے۔ 93 کروړ روپئی جناب سپیکر صاحب! یو د زما حلقې 93 کروړ روپئی صوبائی حکومت سره پاتې دی هغه نه راکوی۔ دس کروړ پچاسی لاکھ روپئی مې نورې درسره پرتې دی جناب سپیکر صاحب! مونږ ټیبنډرې کړی دی۔ زما به نن دغه، دغې صوبائی اسمبلئی نه به زما دا اعلان وی، زه به جناب سپیکر صاحب! چې څو پورې د صوبائی اسمبلئی اجلاس وی، زه به د ستاسو مخکښې کښینم احتجاجاً به یوه خبره به نه کوم او تاسو ته جناب سپیکر صاحب! هم ما درخواست درکړے دے، جولئی مې درته خوره کړې وه، دا ټولو ته مې کړې ده۔

<u>جناب سپیکر</u>: زه چونکه په دې ایشو باندې پوره Aware په دې وخت نه یم چې څه Status دے نو زه به Concerned Minister نه اووایم چې په دې باندې Proper دغه درکړی، په دې باندې Presentation ورکړی۔

<u>مفتی سید جانان</u>: جناب سپیکرا! که تاسو چا ته وائے او که نه وائے خو زه به دغه ځائې کښېنم۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی اشتیاق صاحب، یہ آپ چونکہ Minister concerned تو نہیں ہیں، آپ کیا چاہتے ہیں، اس کو کمیٹی میں لے جائیں؟ ٹھیک اشتیاق صاحب۔

سید محمد اشتیاق (وزیر جنگلات): سر، دوئ چې کومې خبرې د پاره وائی نو بالکل لاړ د شی کمیټئ له د ورکړی۔

جناب سپیکر: کمیټی ته د لاړ شی، اوکے، Is it the desire of the House that the call attention notice, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Mr. Jafar Shah Sahib! Please.

جناب جعفر شاہ: سپیکر صاحب مننه۔ جناب سپیکر صاحب، یہ توجہ دلاؤ نوٹس میں نے تین مہینے پہلے پیش کیا تھا، بہر حال ابھی آگیا ہے تو میں پڑھ ہی لیتا ہوں، لیکن اس پہ بات بھی کروں گا۔

میں وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں وہ یہ کہ پشاور گرلز پبلک سکول اینڈ کالج آج کل سخت مالی مشکلات کا شکار ہے، مذکورہ ادارے کو 2012 میں بوائز سیکشن سے علیحدہ کیا گیا اور مذکورہ ادارے کو چلانے کا واحد ذریعہ طالبات سے وصول شدہ فیس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے، ان مشکلات کی بدولت خدشہ ہے کہ کالج بہت زیادہ متاثر نہ ہو جائے اور صوبے کا یہ اہم ادارہ بند ہونے کے قریب نہ ہو جائے، اس سے سینکڑوں طالبات کا مستقبل بھی متاثر ہوگا، حکومت پورے طور پر مالی معاونت کرے اور ادارے کو بند ہونے سے بچانے کے لئے اقدامات اٹھائیں۔

سپیکر صاحب! داسې وه چې دا د وقتاً فوقتاً زمونږه میټنګونه هم شوی وو، بیا دوئ د محکمې سره مو میټنګونه کړی دی، چه هزار نه زائد په دیکښې سټوډنټس دی او بیا د طلباء د تعداد په بنیاد باندې دا اداره په بوائز او ګرلز سیکشن کښې جدا شوه خو هغوی ته مالی مشکلاتو په 2012 کښې غالباً یا 2013 کښې 'پریویس' ګورنمنټ دوئ ته سپیشل ګرانټ او تیس لاکه روپئی په هغه وخت باندې د ګرانټ اعلان ئے اوکړو، هغه هم ورته ملاؤ نشو۔ بیا اوس دا د بورډ آف ګورنر لاندې دا اداره چلیږی چې وزیر تعلیم 'کنسرنډ' He is chairing the board، نو هغوی ورته ویئلې دی چې مونږ به دس کروړ روپئی ورکوؤ خو لا ورکړی نه دی۔ سپیکر صاحب! تاسو ته پته ده چې دا د صوبې د ټولو نه اهم اسلامیه کالج دے او دا کالج چې دے نو دا اهمې تعلیمی ادارې دی۔ بنه خبره به دا وی منسټر صاحب خو نشته خو Anybody can respond چې

دوئ ته دا کوم ایمرجنسی، ایمرجنسی ویناگانې کیږی چې هغوی مالی مشکلات راغلل او دلته مونږه چغې اوویستې اسمبلی باندې او هغوی ته ئے بیا گرانټ ورکړو خو چې دوئ ته Permanent یو داسې Endowment fund او د گرانټ اعلان اوشی چې دې اداره کښې، دا خو زما حکومت ته خواست دے چې They should take it very seriously او دا ډیره ضروری کنفرم خبره ده۔

جناب سپیکر: اچھاٹھیک ہے، کون گورنمنٹ سے نمائندگی کرے گا؟ جی شکیل صاحب۔

جناب شکیل احمد (مشیر برائے بہبود آبادی): جناب سپیکر صاحب، د شاه صاحب کوم کال اټینشن چې وو هغوی اوئیل چې دري میاشتې مخکښې دا کال اټینشن ما جمع کړے وو او هغې نه پس هغې کښې Proper کوم فیمیل ونگ چې وو، دا گرلز سکیشن چې وو، هغه مالیاتی خسارې سره وو، هغې کښې په 25 ستمبر 2017 باندې د بورډ آف گورنر میټنگ اوشو، هغې کښې د Merger فیصله اوشوه، هغې نه پس بیا په 20 نومبر 2017 باندې د Merger نوټیفیکیشن اوشو چې گرلز ونگ او بوائز ونگ هغه ئے بیا Combine کړل، د یو پرنسپل لاندې ئے راوستل۔ بیا جناب سپیکر! په 2017-12-5 باندې د بورډ میټنگ اوشو، هغوی خپل فنانس ته ریکویسټ لیږلې دے د 100 ملین د پاره، د هغې Minutes چې څنگه Approve شی، نو په هغې باندې به بیا د بورډ میټنگ کیږی او د شاه صاحب د خبرې سره اتفاق کوؤ چې دا د دې صوبې یو ډیره لویه تعلیمی اداره ده او هغه مالیاتی خسارې سره مخامخ ده۔ منسټر صاحب چونکه باهر دے، هغه به هم راشی، دیکښې Proper بیا به میټنگ هم اوشی خو هغه ځیز پائپ لائن کښې دے، پراسیس کښې دے ان شاء الله دا مسئله به حل شی۔

جناب سپیکر: جی مہربانی، آئٹم نمبر 5 مسٹر سلیم خان ایم پی اے۔

مسئلہ استحقاق

جناب سلیم خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، یہ میری ایک تحریک استحقاق ہے، جناب سپیکر صاحب، 19 دسمبر کو میں نے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ڈی ایف او، وائلڈ لائف چترال کو فون کر کے ان سے دریافت کیا کہ ورلڈ لائف آفس چترال میں ایک کلاس فور کی آسامی خالی ہے جس پر بھرتی کے لئے میں نے ان کو ایک سفارش کی تھی، جب ان سے میں نے پوچھا تو اس نے نہایت ہی غصے میں کہا کہ اس پوسٹ

پر میں نے اپنی مرضی کا ایک بندہ بھرتی کیا ہے مزید میں آپ کے آدمی کو نہیں لے سکتا۔ تو میں نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایات کے مطابق کلاس فور بھرتی مقامی ایم پی اے کی سفارش پر ہوتی ہے اور آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو اس نے مزید سخت لہجے میں کہا کہ میں کسی ایم پی اے کو نہیں مانتا اور ایم پی اے کیا چیز ہے؟ آپ نے جو کرنا ہے میرے خلاف کر لو، یہ کہہ کر اس نے فون بند کر دیا۔ جناب سپیکر صاحب! ڈی ایف او وائلڈ لائف اعجاز احمد کے اس رویہ کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے، لہذا اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اشتیاق خان ارمڑ پلیز۔

<u>سید محمد اشتیاق (وزیر جنگلات)</u>: جی بالکل سلیم بھائی، اگر اس طرح اس نے Behavior رکھا ہے آپ کے ساتھ تو اس کو ہم Condemn بھی کرتے ہیں، اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس کے ساتھ ہم بیٹھ کر آپ کا مسئلہ حل کریں تو بیٹھنے کے لئے بھی تیار ہیں اور ان شاء اللہ جو آپ کی یہ دل آزاری ہوئی ہے تو اس پر بھی پوری طرح ان شاء اللہ ہم تسلی کے ساتھ آپ کا کام کریں گے جو بھی ہوا ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی سلیم خان۔

<u>جناب سلیم خان</u>: یہ اس طرح اگر کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے استحقاق کمیٹی کو، اس میں سر، ان کو بلا لیں گے اور ہم بیٹھ جائیں گے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی جی اشتیاق صاحب۔

<u>وزیر جنگلات</u>: جی بالکل، مجھے کوئی وہ نہیں ہے اگر اس نے بدتمیزی کی ہے اس کے ساتھ یا اس طرح کوئی بات کی ہے تو کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Is it the desire of the House that the privilege motion, moved by the honorable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The ‘Ayes’ have it. The privilege motion is referred to the Committee concerned. The sitting is adjourned till 3:00 pm afternoon tomorrow.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 16 جنوری 2018ء بعد از دوپہر تین بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)